اُردو زبان وادب کا پاسبان عالمی ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیرپور (انڈیا)

جلد نمبر : ۶ شمارہ :۱

جنوری تا مارچ ۲۰۱۷ء

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی)، منور پیر بھائی (پونہ)، ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیرپور)

اعزازی مدیر : حاجی انصار احمد (بھساول)

نائب مدیر : ڈاکٹر مجاہد الاسلام (لکھنؤ) مدیر مسئول :ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی)

مشیر کار : ڈاکٹر غلام دستگیر (شولاپور)

مجلسِ ادارت

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)
☆ ڈاکٹر صغیر افراہیم (علی گڑھ)
☆ پروفیسر عتیق اللہ (دہلی)
☆ پروفیسر ڈاکٹر محمود صدیقی (حیدرآباد)
☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)
☆ ڈاکٹر ایس۔ایم۔شکیل (برہانپور)
☆ انصاری مسعود اختر (جالنہ)
☆ ڈاکٹر میمونہ اللہ بخش (شولاپور)

مجلسِ مشاورت

☆ پروفیسر ارتضیٰ کریم (اردو قومی کونسل۔۔۔دہلی)
☆ ڈاکٹر مہتاب عالم۔ای ٹی وی اُردو (بھوپال)
☆ پروفیسر ابن کنول (دہلی)
☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)
☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)
☆ ڈاکٹر منظور احمد انعامدار (بیجاپور۔کرناٹک)
☆ فوزیہ رباب (گوا)
☆ ڈاکٹر عالیہ کوثر (جالنہ)

رابطہ کار: سلام تیلی (شیرپور) دفتری امور: زرّین فاطمہ ساجد علی (شیرپور) کمپیوٹر اینڈ کمپوزینگ: قادری پرویز (شیرپور)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 08275591666 / 09628845713 / 07840901404
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ ''تزئین ادب'' کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی۔آر۔آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کرواکر شیرپور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔

قیمت فی شمارہ: 70/روپے (خاص نمبر ۲۰۰/روپے) سالانہ: ۳۵۰/روپے لائف ممبرشپ: 10000 روپے۔ بیرون ممالک سالانہ زرتعاون 25/امریکی ڈالر

◯ اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کررہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہوچکی۔لہٰذا رقم روانہ کیجئے۔

مالیگاؤں میں ملنے کا پتہ: **سٹی بک ڈپو**، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں

U.G.C. Approved
ISSN : 2320-9313

دروبست

حصہ	عنوان	صفحہ	مصنف
گفتگو		5	مدیر
روبرو		6	خطوط
نوک خار		9	قاضی مشتاق احمد
مضامین	حضرت مسلم مالیگانوی کا رنگِ غزل	15	پروفیسر مبین نذیر
	مہدی جعفر کی نئی افسانوی تقلیب	18	ڈاکٹر غضنفر اقبال
	تحریکِ آزادی مین اردو صحافت کا کردار	20	ڈاکٹر سید حسین زیدی
	جیتندر بلو کی سوانحی کولاژ "دیکھو ہم نے۔۔۔"	22	قاضی مشتاق احمد
	پریم چند کی افسانہ نگاری	24	فرحانہ انجم
	انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اردو زبان	27	حبیب النساء بیگم سید یوسف علی
	"صابر فخرالدین، ایک منفرد افسانچہ نگار"	29	ڈاکٹر شاہینہ پروین صدیقی
	اقبال کا پیغام نوجوانانِ ملت کے نام	31	مظفر منظور
	ادبی سرپرستی اور ادیب کی خود مختاری	34	شیخ محمد منصور الحق
	تامل ناڈو کے شہر چنئی میں اردو کی بہار	38	احمد عثمانی
غزلیں		40	عادل فاروقی (حمد)، فضل افضل، نادر اسلوبی، بدر محمدی
		41	ارشد جمال، مہدی پرتاپگڈھی، سراج ہنر، ڈاکٹر رؤف خیر
		42	شکیل سہسرامی، رفیق رضا، شمشی قریشی، عبدالحمید واصف
نظمیں		43	ڈاکٹر کلب حسن حزیں (نظم)
		44	طاہر حسین طاہر (ماہیے)، اثر ستار (نظم)
		45	منصور اعجاز، علیم صبا نویدی
		46	نیاز جیراجپوری، ڈاکٹر آفاق فاخری
		47	ساحل اعظمی (نظم)، شارق عدیل (ثلاثیات)، شیخ نظامی (ہزل)
		48	احمد ایوبی سر (ہزل)
افسانے	درزی	49	حجاب امتیاز علی
	آپ جتنا چاہیں!	53	ڈاکٹر بانو سرتاج
	مبہوت۔۔۔!	55	رضوانہ پروین
	کتے کی دم	58	ڈاکٹر محبوب فرید
	شوکت پہ زوال	60	محمد علیم اسماعیل
مطالعے کی میز پر	تبصرے	62	ماہنامہ بیباک
خبرنامہ	سماجی ادبی وثقافتی خبریں	63	ادارہ
	فلمی صفحہ	64	ادارہ

Scanned with OKEN Scanner

135

ماہنامہ

بیباک

مالیگاؤں

ISSN : 2320-9313

دسمبر 2017ء

ایڈیٹر: احمد عثمانی

ISSN : 2320-9313
U.G.C. Approved

ڈاکٹر شاہینہ پروین صدیقی

"صابر فخر الدین، ایک منفرد افسانچہ نگار"

ادب زندگی کا بہترین ترجمان ہوتا ہے اور مختلف اصنافِ ادب اس کی غماز ہیں جن میں ایک افسانہ نگاری بھی ہے۔ افسانہ زندگی کے کسی ایک گوشے کی ترجمانی کرتا ہے، کسی ایک پہلو کو اُجاگر کر کے اس کی اصلاح کرتا ہے یا پھر کوئی اہم نکتہ پیش کرتا ہے۔ افسانہ مغرب کی دین ہے۔ چیخوف اور موپاساں اس کی عظمت کے بانی ہیں۔ بیسویں صدی کی ابتدا میں جو مختصر افسانے لکھے جا رہے تھے وہ مغرب سے متاثر ہو کر ہی لکھے جا رہے تھے۔ اُن میں بیشتر افسانے ترجمے پر مشتمل تھے البتہ ہندوستان کے اردو ادب میں بیسویں صدی میں سجاد حیدر یلدرم اور پریم چند نے اِسے فنی خوبیوں سے آراستہ کر کے ایک مکمل صنف کی حیثیت سے روشناس کرایا۔ افسانہ نگاری میں حقیقت پسندی اور صداقت کا بیان بھی سجاد حیدر اور پریم چند کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ افسانے کا دامن بہت وسیع ہے جیسے جیسے زمانہ کروٹ بدلتا رہا ویسے ویسے افسانے کو نئے نئے موضوعات ملتے گئے اور افسانہ اپنی ترقی کی منزلیں طے کرتا گیا۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اِس جدید ترین دور میں انسان مصروف ترین زندگی گزار رہا ہے۔ فرصت کے اوقات میں کمی کے باعث لوگوں پر عجلت پسندی کا عنصر غالب ہے۔ انہی باتوں کے پیشِ نظر اردو ادب میں افسانہ نگاری کی ایک نئی شکل افسانچہ نگاری کی تخلیق ہوئی جس کا خالق منٹو کو مانا جاتا ہے۔ افسانچہ وہ ہوتا ہے جس میں ایک مکمل واقعے یا اس کے کسی پہلو کا بیان چند سطروں میں کیا جاتا ہے۔ ایک مکمل افسانے میں پیش کرنے کے لائق خیالات و احساسات کا خلاصہ افسانچہ کا اصل موضوع ہوتا ہے، قاری جس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آج بلیٹ ٹرین کے زمانے میں وقت کی کمی کی وجہ سے افسانچہ خود بھی بلیٹ ٹرین کا کردار ادا کر رہا ہے۔

منٹو سے لے کر اب تک بے شمار قلم کار اس میدان میں صف آرا ہیں جن کی کاوشوں سے یہ ایک منظم صنف کی حیثیت سے مشہور ہو چکا ہے۔ انہی میں سے ایک ریاست کرناٹک کے زرخیز شہر یادگیر سے تعلق رکھنے والے صابر فخر الدین صاحب ہیں جو بیک وقت شاعر بھی ہیں اور ایک اچھے ادیب بھی۔ اُن کی شاعری کے تین مجموعے منظرِ عام پر آچکے ہیں اور اب افسانچہ نگاری کے افق پر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ روشن دکھائی دیتے ہیں۔ افسانچہ ایک مشکل صنف ہے جو بھرپور اختصار کے ساتھ ساتھ حسنِ بیان پر مکمل قدرت کا تقاضا رکھتی ہے۔

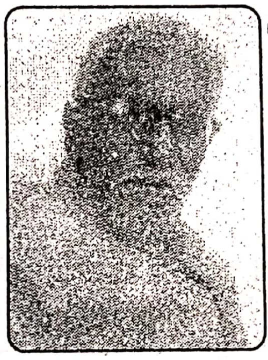

اس مشکل صنف میں صابر فخر الدین صاحب نے اپنی جادو بیانی کا کمال دکھایا ہے اور اپنے افسانوی مجموعے "ہاتھ سے نکلا وقت" کے افسانچوں میں نہایت اختصار کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کتاب کے عنوان کے انتخاب میں بھی چابکدستی دکھائی ہے جس کا واضح ثبوت اُن کے اکثر افسانچوں سے ملتا ہے۔ انکے افسانچے نت نئی خواہشات، بے شمار تمنائیں مختلف حالات و واقعات اور بے شمار حادثات کا مجموعہ ہیں لیکن ان کا حاصل وہ محرومی اور یاسیت ہے جن سے نکلنے کا صابر صاحب کو کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

کے مصداق اُن کے افسانچوں میں وقت کی اہمیت سے متعلق موضوعات جا بجا بکھرے ہوئے ہیں۔ البتہ کچھ افسانچوں میں انہوں نے وقت کے دھارے میں بہہ جانے کی بجائے وقت کو مٹھی میں کر لینے کا پیغام دیا ہے۔ مثال کے طور پر ان کا افسانچہ "مضبوط ارادے" ملاحظہ ہو۔

Scanned with OKEN Scanner